محمد سہیل اقبال
ایم ایس سکالر (اُردو)
بین الاقوامی یونیورسٹی، اسلام آباد

رام بابو سکسینہ اور ڈاکٹر محمد صادق کی ادبی تاریخ نویسی
(تقابلی جائزہ)

History of literature and the literature itself are part and parcel to each other. The history of any literature keeps its record in chronical order. This article aims at exploring to writers, Ram Babu Saksena and Dr. Muhammad Sadiq. The are unique in the sense that they wrote history of urdu literature in english langurage. Both writers had different objectives while writing these book. Therefore, the certain difference can also be noted in the writings of the two writers. The qualitative technique of research theeory has been applied to study the difference between the mentioned books.

جب بھی کسی ملک کے ادب کی بات کی جاتی ہے، ذہن میں اُس قوم کے طرزِ فکر اور احساسات کی تصویر بن جاتی ہے۔ ادبی تاریخ کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا، کیونکہ قوموں کی زندگی میں ادبی تاریخ اُس قوم کی بقا کی ضامن ہے۔

ہمارے ہاں اُردو کی ادبی تاریخ نویسی کی روایت بڑی ہی مستحکم رہی ہے اور تاحال یہ روایت قائم ہے۔ اُردو کے بہت سے مورخین نے تاریخ ادبِ اُردو کی روایت میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ ان مورخین میں رام بابو سکسینہ اور ڈاکٹر محمد صادق کے نام بھی اہم ہیں۔ ان مورخین نے اُردو ادب کی تاریخ کو انگریزی زبان میں لکھا ہے۔ ان کے ہاں اُردو ادب کی تاریخ کو انگریزی زبان میں لکھنے کے مقاصد اور تھے جو ادبی تاریخ نویسی کے اصولوں کے منافی ہیں۔ ان دونوں کتابوں کے تقابل کا مقصد بھی یہی دیکھنا ہے کہ کیا ان مورخین نے اپنا فرض پوری طرح نبھایا ہے یا نہیں؟ کیا مورخین ادبی تاریخ نویسی کے فن سے پوری طرح واقف ہیں؟

ان دونوں تواریخِ ادب کے تقابل سے پہلے یہ ضروری ہے کہ لفظ ''تاریخ'' اور ''ادب'' کی وضاحت کر دی جائے، تاریخ کا لفظ تین انداز سے استعمال کیا گیا ہے:

1۔ ماضی کے معنوں میں

2۔ تاریخ کے بیان کے لئے

3۔ ایک عمل کے لئے

ہنری سٹیل کومیجر ''مطالعہ تاریخ'' میں بیان کرتے ہیں:

> تاریخ کے متعلق جو بات سب سے پہلے کہنی چاہیے یہ ہے کہ لفظ تاریخ مبہم اور غیر واضح ہے۔اس کے دو معنی ہیں جو ایک دوسرے سے بالکل الگ ہیں۔ اِس کا پہلا مطلب ہے زمانہ ماضی اور جو کچھ اس میں گزرا ہے اس کا دوسرا مطلب ہے، زمانہ ماضی کا ریکارڈ یعنی وہ سب کچھ جو انسانوں نے زمانہ ماضی کے متعلق کہا اور لکھا ہے۔[۱]

اب سوال یہ ہے کہ ادبی تاریخ کیا؟ اور ادبی تاریخ نویسی میں کیا چیزیں شامل ہیں؟ ادبی تاریخ میں اسباب اور علت کو معلوم کیا جاتا ہے یعنی ادب میں ہونے والی تبدیلیوں کے محرکات، علت اور نتائج کو بیان کیا جاتا ہے۔ ادبی تاریخ نویسی میں زبان، ادبی متون، عہد، اصنافِ ادب، دور کے رجحانات، کلچر، سائنس کا تصور، ذہن کی فلسفیانہ کاوش، ادبی تحریکات، تحقیق، تجزیہ اور تنقید شامل ہیں۔

ادبی تاریخ کو ادبی تاریخ نویسی کے اصولوں کے مطابق ہونا چاہیے، یعنی ادبی تاریخ لکھتے وقت تسلسل، عصری صورت حال، تاریخی اظہار، تناظرات کی عکاسی، زماں و مکاں کا بُعد، اپنے عہد کی زندہ روایات اور اقدار، نگارشات کے نمونے، اُسلوب، دستاویزات، ماخذات، ادوار اور اصناف کی تقسیم اور ادبی فلسفہ پر توجہ مرکوز رہنی چاہیے۔ کلیم الدین احمد اُردو تنقید پر ایک نظر میں رقمطراز ہیں:

> وہی تاریخ کامیاب ہوگی جو اُردو ادب کی ابتدا اور ترقی کے مختلف مدارج کو صحیح اور روشن طور پر واضح کر سکے اور اُس کی ابتداء اور ترقی کے اسباب، سیاسی، تاریخ، معاشرتی اور ادبی اسباب تفصیل کے ساتھ بیان کر سکے[۲]

رام بابو سکسینہ کی کتاب *A History of Urdu Literature* پہلی مکمل ادبی تاریخ کے طور پر تسلیم کی جاتی ہے۔ یہ کتاب رام بابو سکسینہ نے ۱۹۲۷ء میں انگریزی زبان میں لکھی تھی لیکن ۱۹۲۹ء میں اس کتاب کا ترجمہ مرزا محمد عسکری نے اُردو ترجمہ مع اضافہ حواشی و نمونہ کلام تاریخ ادب اُردو کے نام سے کیا۔

رام بابوسکسینہ *A History of Urdu Literature* میں کتاب لکھنے کے مقصد کو یوں بیان کرتے ہیں:

The Object of this book is to trace in outline the development of Urdu literature from the earliest time to the present day with biographical sketches of writers and critical appreciations of their works......my aim has been to supply a text-book on the modern principles criticism and to interpret Urdu literature to English knowing public [۳] (P-I)

رام بابوسکسینہ مزید لکھتے ہیں:

My original design was to produce a primer of Urdu literature for the use of college students and general readers and this led me to decide not to encumber it with footnotes and reference [۴] (P-I)

رام بابوسکسینہ نے اِس کتاب میں ایک وعدہ بھی کیا تھا، وہ لکھتے ہیں:

......I have, however, rewritten some of the later chapters in order to bring them into closer accord with the results of recent research and critism. This may account for some unevennes in its various parts [۵] (P-I)

اُردو زبان کی یہ پہلی ادبی تاریخ ہے اور اس کے بعد آج تک تواریخ ادب اُردو لکھنے کی روایت جاری ہے۔ تاریخ ادبِ اُردو کو لکھنے کے لئے تذکروں، مضامین اور آبِ حیات سے بھی بھرپور استفادہ کیا گیا ہے۔ رام بابوسکسینہ کی اِس کتاب میں کل (۱۹) ابواب ہیں جن میں ۱۴ ابواب حصہ نظم اور ۵ ابواب حصہ نثر کے لئے مختص ہیں۔ ان ابواب کی فہرست درج ذیل ہے:

Chapter 1

The Language and its Origin

Chapter 2

A General Survey of Urdu Literature

Chapter 3

General Characteristics of Urdu Poetry

Chapter 4

The Deccan School of Early Urdu Poetry

Chapter 5

The Delhi School of Urdu Poets

Part-I, The Age of Arzu and Hatim

Chapter 6

The Delhi School Urdu Poets

Part-II, The Age of Mir and Souda

Chapter 7

The Delhi School of Urdu Poets

Part-III, The Age of Insha and Mushaffi

Chapter 8

The Lucknow School of Urdu Poets

The Age of Nasikh and Atish

Chapter 9

The Court of Lucknow and Its urdu Poets

The Age of Wajid Ali Shah Akhtar

Chapter 10

Elegy and Elegy Writers

Chapter 11

The Stragglers, Nazir Akbarabadi and Nasir Dehlvi

Chapter 12

Courts of Delhi and Its Poets,

Part-IV, The Age of Ghalib and Zouq

Chapter 13

The Court of Rampur and Hyderabad

The Age of Amir and Dagh

Chapter 14

The New Movement In Urdu Poetry

The Age of Azad and Hali

<u>Chapter 15</u>

Urdu Prose, its Birth and Growth

Part-I, Fort William College at Calcutta

<u>Chapter 16</u>

Urdu Prose

Part-II, The Age of Ghalib and Sir Syed Ahmad

<u>Chapter 17</u>

Urdu Prose: Part-III, The Rise of Urdu Novel.

The Age of Sarshar and Sharar

<u>Chapter 18</u>

Urdu Drama

<u>Chapter 19</u>

Progress and Achievement of the Urdu Literature Index

دوسرے مورخ ڈاکٹر محمد صادق ہیں۔ ان کی کتاب *A History of Urdu Literature* ۱۹۶۴ء میں انگریزی زبان میں شائع ہوئی۔ ڈاکٹر محمد صادق اس کتاب کے مآخذ اور تاریخ ادب اُردو لکھنے کا مقصد بیان کرتے ہیں:

> The present volume, intended both for students and the cultivated laymen, attempts to give a critical survey of Urdu Literature from its inception in the deccan, towards the beginning of the Seventeenth Centurey, to Iqbal and Hafiz. [۶] P-I

اس کتاب کے مآخذ کے حوالے سے لکھتے ہیں:

> In preparing this volume I have drawn on some old material papers and essays written by me as far back as the late thirties; but in the main, it has grown out of a decade of teaching and study, first, at the Government College, Lahore and later on at the University Oriental College [۷] P-I

ڈاکٹر محمد صادق نے کتاب کا دوسرا حصہ بھی لکھا ہے جو *Urdu Literature in Twentieth Century* کے عنوان سے انگریزی زبان میں شائع ہوا۔ کتاب کے اس حصے میں اقتباسات دیئے گئے ہیں۔ لہٰذا پہلی جلد کو سمجھنے کے لئے اِس دوسرے حصے کا مطالعہ ضروری ہے۔ کتاب کے اس دوسرے حصے کے لئے محمد حسین آزاد

کی نیرنگ خیال، نذیراحمد کی مراۃ العروس، توبتہ النّصوح اورشمس الرحمان فاروقی کی کتاب اُردو کاابتدائی زمانہ کوماخذ کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔

اس کتاب کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ حصہ اول اور حصہ دوم، حصہ اول میں 10 ابواب ہیں جبکہ حصہ دوم بھی 10 ابواب پر مشتمل ہے۔ ان ابواب کی فہرست درج ذیل ہے:

PART-I

Chapter 1

The Historical Background

Chapter 2

Characteristics of Medieval Urdu Poetry

Chapter 3

Urdu Literature in Golkonda and Bijapur

Chapter 4

Vali

Chapter 5

Rection in Favour of Urdu in Delhi

Chapter 6

The Delhi School of Urdu Poetry

Part-I, The age of Hatim

Chapter 7

The Delhi School of Urdu Poetry

Part-II, The Age of Sauda and Mir

Chapter 8

The Lucknow School of Urdu Poetry

Chapter 9

The Marsiya; Anis and Debir

Chapter 10

The age of Ghalib

A note on the fort William College Translators

PART-II

Chapter 11

The Historical Background

Chapter 12

Characteristics of Modern Urdu Literature

Chapter 13

The Aligarh Movement

Chapter 14

Muhammad Husain Azad

Chapter 15

Akbar Allahabadi

Chapter 16

Novelists

Chapter 17

Muhammad Iqbal, Chakbast, Hafiz Jalandhari

Chapter 18

Drama

Chapter 19

Journalism

Chapter 20

Conclusion

References and notes index

دونوں کتابوں میں موجود فرق کو اِس طرح بیان کیا جا سکتا ہے:

۱۔ رام بابو سکسینہ کی کتاب 19 ابواب پر مشتمل ہے، جبکہ ڈاکٹر محمد صادق کی کتاب کے 20 ابواب ہیں۔

۲۔ رام بابو سکسینہ کا مقصد انگریزی دان طبقے کو اُردو ادب کی تاریخ سے متعارف کرانا تھا، جبکہ ڈاکٹر محمد صادق نے طلبا اور عام قاری کی ضرورت کو مدِ نظر رکھا۔

۳۔ رام بابو سکسینہ نے اُردو زبان کی ابتدا کے حوالے سے کچھ غلط فہمیوں کی طرف اشارہ کیا ہے کہ لوگوں کو فارسی الفاظ کے استعمال، رسم الخط اور فارسی شاعری جیسی ساخت کی بنا پر اُردو زبان کو فارسی کا بچہ سمجھتے ہیں، جبکہ بہت

سے لوگوں کی یہ بھی غلط فہمی ہے کہ اُردو زبان نے حملہ آوروں اور مسلمان بادشاہوں کے درباروں میں پرورش پائی ہے۔ اُردو مسلمانوں کی زبان سمجھی جاتی ہے اور ہندی، ہندوؤں کی زبان سمجھی جاتی ہے اور دونوں زبانوں کے حمایتی ایک دوسرے پر برتری چاہتے ہیں۔

ڈاکٹر محمد صادق کی کتاب میں اُردو زبان کی ابتدا کے بارے میں کوئی خاص نظریہ موجود نہیں ہے، صرف سیاسی، معاشرتی اور جغرافیائی حالات کو بیان کیا گیا ہے۔

۴۔ رام بابو سکسینہ نے اپنی کتاب کے لئے محمد حسین آزاد کی کتاب آبِ حیات کو بنیادی مآخذ کے طور پر استعمال کیا ہے، جبکہ ڈاکٹر محمد صادق نے محمد حسین آزاد پر پی ایچ ڈی، کے لئے تحقیقی مقالہ لکھا تھا، یعنی دونوں مورخین نے آبِ حیات سے استفادہ کیا ہے، کیونکہ آبِ حیات ادبی تاریخوں کے لئے بنیادی مآخذ کی حیثیت سے نمایاں مقام رکھتی ہے۔ ڈاکٹر گیان چند تحقیق کا فن میں لکھتے ہیں:

آبِ حیات سے رام بابو سکسینہ کی تاریخ تک ارتقا کی ایک بڑی جست ہے، اور رام بابو سکسینہ سے جمیل جالبی تک دوسری (۸) (ص ۳۶۱)

۵۔ رام بابو سکسینہ کی کتاب کا اُردو ترجمہ ۱۹۲۹ء میں مرزا محمد عسکری نے اضافوں کے ساتھ کر دیا تھا، جبکہ ڈاکٹر محمد صادق کی کتاب کا ترجمہ آج تک منظرِ عام پر نہ آسکا۔ رام بابو سکسینہ کی انگریزی کتاب اور اس کے ترجمے میں بہت زیادہ فرق ہے۔ اِس کے ترجمے میں اصل کتاب سے دوگنا اضافہ کر دیا گیا ہے۔ جبکہ ڈاکٹر محمد صادق کی کتاب اپنے اصل متن ہی میں موجود ہے۔

۶۔ رام بابو سکسینہ نے اپنی کتاب کے دوسرے حصّے کو بھی لکھنے کا وعدہ کیا تھا جس میں شعرا کا نمونہ کلام دیا جانا تھا، لیکن یہ وعدہ پورا نہ ہو سکا۔ جبکہ ڈاکٹر محمد صادق نے اپنی کتاب کا دوسرا حصہ ''اقتباسات'' پر مبنی تھا شائع کیا، جس میں اُنہوں نے نمونے کے طور پر شعرا اور نثر نگاروں کے اقتباسات پیش کیے ہیں۔

۷۔ رام بابو سکسینہ کی کتاب کے ابواب میں ایک تسلسل پایا جاتا ہے، جبکہ ڈاکٹر محمد صادق کی کتاب کے ابواب میں تسلسل نہیں ہے بلکہ یہ واضح طور پر دیکھا جاسکتا ہے کہ ڈاکٹر محمد صادق نے علیحدہ علیحدہ مضامین کو جوڑ کر تاریخ ادب اُردو کی کتاب مرتب کی ہے۔

۸۔ رام بابو سکسینہ نے اُردو پر فارسی کے اثرات اور خاص طور پر اُردو میں فارسی الفاظ وتراکیب کی جو کثرت ہے اُس کا بھی مختصر ذکر کیا ہے۔ ہندی اور فارسی کے بعد اُردو زبان میں جو یورپی زبانوں کے الفاظ داخل ہوئے، اُن کا ذکر بھی کیا ہے۔ اِس کے علاوہ پرتگالی زبان کے الفاظ کی مثالیں بھی دی ہیں۔ جیسے، اچار، اناس، تمباکو، چاء، گوبھی، صابون، کارتوس، میز، تولیہ، پادری، گرجا، انگریز، آیا، چھاپہ، نیلام، کمرہ، روپیہ وغیرہ۔ یہ چیزیں

ڈاکٹر محمد صادق کی کتاب میں عنقا ہیں۔

۹۔ ڈاکٹر محمد صادق نے اُردو زبان کے مباحث پر بالکل نہیں لکھا، بلکہ پہلے باب (Historical Background) میں سیاسی تاریخ نہیں بلکہ معاشی، معاشرتی اور ذہنی صورتِ حال کا تفصیلی جائزہ پیش کیا ہے۔

۱۰۔ رام بابو سکسینہ نے باب دوم A General Survey of Urdu Literature میں امیر خسرو سے شروع کیا ہے۔ امیر خسرو اور دکن شعرا کے درمیان تین صدیوں کا فصل ہے اور اس کے بعد دکن میں گولکنڈہ اور بیجاپور کے شعرا کا مختصراً ذکر ہے۔ گولکنڈہ کے شعرا میں سلطان محمد قطب شاہ، عبداللہ قطب شاہ، ابوالحسن قطب شاہ اہم ہیں جبکہ بیجاپور میں ابراہیم عادل شاہ ثانی، علی عادل شاہ اول مشہور شاعر ہیں۔ ان کا ذکر بھی مختصر ہے۔

۱۱۔ ڈاکٹر محمد صادق نے باب 3 ''Urdu Literature in Golkonda and Bijapur'' میں صرف گولکنڈہ اور بیجاپور کے بارے میں ہی تفصیل سے لکھا ہے۔

۱۲۔ رام بابو سکسینہ نے باب سوم General Characteristics of Urdu Poetry میں اُن خصوصیات کا ذکر کیا ہے جو زیادہ تر فارسی سے آئی ہیں اور اُردو شاعری کو فارسی شاعری کی مقلد قرار دیا۔ اِس کے علاوہ قافیہ پیمائی، خلافِ فطرت مضامین، تصوف، اُردو شاعری پر دہلی دربار کے اثرات کا ذکر کیا ہے۔

جبکہ ڈاکٹر محمد صادق نے باب ''Characteristics of Medieval Urdu Poetry'' میں صرف ایک تنقیدی مضمون لکھا ہے اور اس میں صرف اُردو شاعری پر فارسی شاعری کے ہی اثرات کو پیش کیا گیا ہے۔

۱۳۔ رام بابو سکسینہ نے ولی کے حوالے سے بہت مختصر لکھا ہے، جبکہ ڈاکٹر محمد صادق نے ولی کے بارے میں ایک مکمل باب لکھا ہے، اور ولی کی دہلی آمد اور سعد اللہ شاہ گلشن کے ساتھ تعلق کو دلائل اور حوالوں سے ثابت کیا ہے۔

۱۴۔ دبستان دہلی کے حوالے سے سکسینہ نے تین ابواب لکھے ہیں جن کے نام یہ ہے:

i). The Delhi School of Urdu Poets:
Part-I, The age of Arzu and Hatim.

ii). The Delhi School of Urdu Poets:
Part-II, The age of Mir and Souda

iii). The Delhi School of Urdu Poets:
Part-III, The age of Insha and Musshaffi.

۱۵۔ ڈاکٹر محمد صادق نے ''حاتم کے دور'' میں ایہام کی مقبولیت اور زوال کے اسباب کو تفصیل سے بیان کیا ہے، اور

سودااور میر کے بارے میں تفصیل سے لکھا ہے۔ اس میں مظہر جانِ جاناں کی وجہ شہرت تذکرہ نگاری بتائی ہے جو غلط ہے، جبکہ سکسینہ نے مظہر جانِ جاناں کو صرف ایہام کے خلاف احتجاج کرنے کے حوالے سے اہمیت دی ہے۔

۱۶۔ رام بابو سکسینہ نے دبستانِ لکھنؤ کے بارے میں دو باب لکھے ہیں جن میں ''ناسخ اور آتش کا زمانہ'' اور دوسرے باب میں ''دربارِ لکھنؤ اور اُس کے شعراء'' کے حوالے سے بیان کیا ہے، لیکن ڈاکٹر محمد صادق نے اِس حوالے سے صرف ایک باب ہی لکھا ہے۔

۱۷۔ رام بابو سکسینہ نے مرثیہ کے بارے میں ایک باب لکھا ہے۔ جس میں مرثیہ کی تعریف، مرثیہ کی قدامت، اُردو مرثیہ کی ابتدا اور میر انیس اور مرزا دبیر کے کلام کی خصوصیات پر الگ الگ گفتگو کی ہے۔

ڈاکٹر محمد صادق نے بھی مرثیہ پر ایک باب ہی لکھا ہے۔ ڈاکٹر محمد صادق نے انیس اور دبیر کے مرثیوں پر سیر حاصل بحث کی ہے اور موازنہ انیس و دبیر کو جانبدارانہ قرار دیا ہے اور انیس و دبیر کے علاوہ دوسرے مرثیہ گو شعرا کا بھی ذکر کیا ہے۔

۱۸۔ رام بابو سکسینہ نے ایک باب نظیر اکبر آبادی اور شاہ نصیر کے بارے میں لکھا ہے جبکہ ڈاکٹر محمد صادق نے نظیر اکبر آبادی اور شاہ نصیر کے حوالے سے الگ کچھ نہیں لکھا بلکہ مختصر ذکر کیا ہے۔

۱۹۔ رام بابو سکسینہ نے ''ذوق اور غالب کا زمانہ'' کے باب میں ذوق اور غالب کی شاعری کے حوالے سے تفصیل سے لکھا ہے اور ان کے کلام کی خصوصیات کو اُجاگر کیا ہے اور اسے ولی کی شاعری کا دوبارہ عروج قرار دیا ہے۔

جبکہ ڈاکٹر محمد صادق نے غالب کا دور کے حوالے سے مومن، غالب، بہادر شاہ ظفر، داغ اور امیر مینائی کی شاعری پر تفصیلی بات کی ہے، جبکہ سکسینہ نے امیر مینائی اور داغ کو الگ الگ باب میں لکھا ہے۔

۲۰۔ رام بابو سکسینہ نے فورٹ ولیم کالج اور کالج کے نثر نگاروں پر تفصیل سے بحث کی ہے، جبکہ ڈاکٹر محمد صادق نے صرف ایک نوٹ کی شکل میں مختصر لکھا ہے۔ یہ نوٹ تمام ابواب سے الگ ہے۔

۲۱۔ رام بابو سکسینہ نے تحریک علی گڑھ کے حوالے سے بالکل نہیں لکھا، اس تحریک میں سر سید، شبلی، حالی قابل ذکر تھے، جبکہ ڈاکٹر محمد صادق نے علی گڑھ تحریک پر مکمل ایک باب لکھا ہے اور اس میں حالی اور شبلی کی خدمات کا ذکر بھی تفصیل سے بیان کیا ہے۔

۲۲۔ رام بابو سکسینہ نے اپنی کتاب میں آزاد کو بطور شاعر پیش کیا ہے حالانکہ آزاد بحیثیت شاعر اتنے بڑے مقام کے حقدار نہیں ہیں اس کے برعکس ڈاکٹر محمد صادق نے محمد حسین آزاد کو بطور نثر نگار پیش کیا ہے اور اُن کی کتاب نیرنگِ خیال کے مضامین پر تفصیلی بحث کی ہے اور نیرنگِ خیال کے مآخذات پر تفصیلی گفتگو کی ہے۔

۲۳۔ رام بابوسکسینہ نے اکبرالہ آبادی کوبھی اتنی زیادہ اہمیت نہیں دی لیکن ڈاکٹر محمد صادق نے اُن کی شاعری پر بھی پورا ایک باب لکھا ہے۔

۲۴۔ رام بابوسکسینہ کی کتاب میں ''اقبال اورحفیظ جالندھری'' کا ذکر بھی نہ ہونے کے برابر ہے۔اس کی ایک وجہ یہ بھی ہوسکتی ہے کہ اِس وقت تک اقبال کی چار کتابیں ہی منظرِ عام پر آسکیں۔اِن میں اسرارِ خودی، رموز بے خودی، پیامِ مشرق اوربانگِ درا شامل ہیں۔پہلی تین کتابیں فارسی میں جبکہ ایک مجموعہ ''بانگِ درا'' اُردو میں تھا۔

اِس حوالے سے ڈاکٹر محمد صادق نے علامہ اقبال پر کافی طویل بحث کی ہے بلکہ سب سے زیادہ علامہ اقبال پر لکھا ہے۔

۲۵۔ رام بابوسکسینہ نے ناول نگاری کے زمرے میں صرف سروراورسرشار کا ذکر کیا ہے ،جبکہ ڈاکٹر محمد صادق نے سرشار،شرر،رسوا، پریم چنداورنذیراحمد کی ناول نگاری پر بھرپور انداز میں اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔

۲۶۔ رام بابوسکسینہ کی کتاب میں شعرا کے اشعار اور نثرنگاروں کی نثر کے نمونہ کلام نہیں ہیں ،جبکہ ڈاکٹر محمد صادق کی کتاب میں اشعاراورنثر کے نمونہ کلام موجود ہیں۔

مشفق خواجہ اپنے ایک مضمون ''اُردوادب کی پہلی تاریخ''، میں لکھتے ہیں:

> پہلی کتاب جس پرتاریخ ادب کا گمان گزرسکتا ہے رام بابوسکسینہ کی تاریخ ادب اُردو ہے۔اِس کتاب میں پہلی بارنظم اور نثر دونوں کا ذکرکیا گیا ہے۔لیکن نثراورنظم دونوں کو ایک دوسرے سے الگ رکھا گیا ہے۔ یہ اُردو ادب کی مجموعی تاریخ نہیں، نثراورنظم کی الگ الگ تاریخوں کا مجموعہ ہے۔جس میں ادوار کی تقسیم ایسی غیرسنجیدہ ہے کہ زمانے کوملحوظ رکھا گیا ہے، کہیں علاقے کو، کہیں کوئی باب کسی صنف سے منسوب کیا گیا ہے اورکسی شاعر سے جس چیزکو چاہا عنوان بنا کرایک دورمتعین کردیا گیا۔[۹]

ڈاکٹر گیان چندجین اُردو کی ادبی تاریخیں میں ڈاکٹر محمد صادق کی کتاب کے بارے میں بیان کرتے ہیں''کتاب زیادہ ترتنقیدی ہے تحقیقی نہیں''[۱۰]

رام بابوسکسینہ نے A History of Urdu Literature کوانگریزی طبقہ دان کی ضرورت کو مدِنظر رکھ کر لکھا تھا، جبکہ ڈاکٹر محمد صادق نے A History of Urdu Literature کوطلبا اور عام قاری کی ضرورت کو مدِنظر رکھ کرلکھا تھا، یعنی دونوں مورخین نے ادبی تاریخ نویسی کے اصولوں کونظرانداز کیا ہے۔ اس لئے دونوں مورخین کی کتابوں میں بہت سی خامیاں ہیں۔ رام بابوسکسینہ نے ادوار بندی کی غیرسنجیدہ تقسیم کی ہے، جبکہ ڈاکٹر محمد صادق نے ادب کے منتشر مضامین کوایک ساتھ جوڑکرادب کی تاریخ مرتب کی ہے۔ڈاکٹر محمد صادق کی کتاب میں تسلسل بھی نہیں

ہے۔اس لحاظ سے دونوں کتابیں ادبی تاریخ نویسی کے اصولوں کو نظر انداز کر کے لکھی گئی ہیں۔

مندرجہ بالاتمام بحث اور تقابلی مطالعہ سے یہ بات عیاں ہے کہ دونوں ادبی تاریخیں بہترین اور مکمل ادبی تاریخیں تو نہیں ہیں لیکن اُردو کی ادبی تاریخ لکھنے کا ایک کامیاب رجحان ضرور ہے۔

حواشی وحوالہ جات

1۔ ہنری سٹیل کومیجر، مطالعہ تاریخ، مترجم، مولانا غلام رسول مہر، فکشن ہاؤس، لاہور، ۲۰۰۲ء، ص ۷

2۔ کلیم الدین احمد، اُردو تنقید پر ایک نظر، طبع اول، پورب اکادمی، اسلام آباد، ۲۰۱۲ء، ص ۶۲

3۔ Ram babu saksena, *A History of Urdu literature,* sange-e-meel Publications, Lahore, 1996,p-1

4۔ Ram babu saksena, *A History of Urdu literature,* sange-e-meel Publications, Lahore, 1996,p-1

5۔ Ram babu saksena, *A History of Urdu literature,* sange-e-meel Publications, Lahore, 1996,p-1

6. Muhamamd Sadiq, *A History of Urdu Literature,* Oxford University Press, London, 1964, P-52

7. Muhamamd Sadiq, *A History of Urdu Literature,* Oxford University Press, London, 1964, P-82

8۔ گیان چند، ڈاکٹر، تحقیق کا فن، طبع سوم، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ص ۳۶۱

9۔ مشفق خواجہ، اُردو ادب کی پہلی تاریخ، مشمولہ ادبی تاریخ نویسی، مرتبین سید عامر سہیل، ڈاکٹر نسیم عباس احمر، طبع دوم، پاکستان رائٹرز کوآپریٹو سوسائٹی، لاہور، ۲۰۱۵ء، ص ۴۵۸

10۔ ڈاکٹر گیان چند، اُردو کی ادبی تاریخیں، انجمن ترقی اُردو، کراچی، ۲۰۰۰ء، ص ۶۴۱